ہفتہ وار رسالہ: 233
WEEKLY BOOKLET: 233

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط

بنام

عرش کا سایہ

صفحات 17

- اچھائی، برائی کا پیشوا 03
- سات کے لئے سات کافی 08
- فرشتے کو رفیقِ سفر بنانے کا عمل 10
- اللہ پاک کو "اوپر والا" کہنا کیسا؟ 14

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 234 تا 245 سے لیا گیا ہے۔

عرش کا سایہ

دُعائے عطار! یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”عرش کا سایہ“ پڑھ یا سُن لے، اُسے قیامت کی سخت گرمی میں عرش کا سایہ نصیب فرما کر اپنے راضی ہونے کی خوشخبری عنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: پہلا وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دور کرے، دوسرا میری سنّت کو زندہ کرنے والا، اور تیسرا مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والا۔ (بدور السافرۃ، 131، حدیث: 366)

دین کا قُطبِ اعظم

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دین کا قُطبِ اَعظم ہے، (یعنی ایسا اہم رُکن ہے کہ اِس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے اللہ پاک نے تمام انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مَبعُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ (احیاء العلوم، 2/377)

عَرش کا سایہ ملے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! میدانِ محشر کے ہولناک ماحول میں کہ جس دن عرشِ

www.dawateislami.net

اِلٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اُس دن اللہ پاک اپنے جِن مُطیع و فرماں بردار خاص بندوں کو عرشِ عظیم کے سائے میں جگہ اور جنّتُ الفردوس میں داخِلہ عطا فرمائے گا اُن خوش نصیبوں میں نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والے اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کا بھی شُمُول ہوگا۔ چُنانچِہ اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت (یعنی فرمانبرداری) کی طرف بلایا، قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء، 6/ 36، رقم: 7716)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

سورج ایک میل پر ہوگا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب قِیامت کا دن ہوگا اور سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسارہاہوگا، شدّتِ پیاس سے زَبانیں باہَر نکل پڑی ہوں گی، لوگ پسینے میں ڈُبکیاں کھارہے ہوں گے، عرش کے سائے کی صحیح معنوں میں اُسی وقت اَہمیَّت پتا چلے گی، اِس کی طلب اپنے دل میں پیدا کیجئے، گرمیوں کی دوپَہر ہو اور آپ چلچلاتی دھوپ میں لق ودَق صحرا کے اندر ننگے پاؤں چل رہے ہوں اگر ایسے میں کوئی سائبان یا سائے کی جگہ نظر آجائے اُس وَقت آپ کو کس قدر خوشی ہوگی اِس کا آپ بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں حالانکہ قِیامت کی تمازَت (یعنی گرمی) کے مقابلے میں دنیا کی دھوپ کوئی حیثیّت نہیں رکھتی۔ لہٰذا بروزِ قِیامت اللہ پاک کی رَحمت سے "سایۂ عرش" پانے کیلئے آج دنیا میں خوب خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں بھی مچایئے اور اللہ پاک کی جناب میں سایۂ عرش کی بھیک بھی مانگتے رہئے۔

یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن ... دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

www.dawateislami.net

یاالٰہی جب زَبانیں باہَر آئیں پیاس سے　　صاحِبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حَشر　　سیِّدِ بے سایہ کے ظِلِّ لِوا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص132)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی مناجات کے تینوں اشعار کا نمبر وار خلاصہ ملاحَظہ فرمایئے: (1) اے میرے معبود! جب محشر بپا ہو گا اور وہاں کی ہوشرُبا گرمی سے لوگوں کے بدن تپ اور جل رہے ہوں گے اُس وَقت ہم غلامانِ مصطفٰے کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دامنِ کرم کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نصیب کرنا (2) اے میرے پاک پروردگار! قیامت کی خوفناک تپش اور جان لیوا پیاس کی شدّت سے جب زَبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں اور باہر نکل پڑیں! ایسے دل ہلا دینے والے ماحول میں صاحبِ جودو سخاوت، مالکِ کوثر و جنّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ساتھ نصیب کرنا، کاش! کاش! ہم پیاس کے ماروں کو صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے پیارے ہاتھوں سے کوثر کے چھلکتے جام نصیب ہو جائیں (3) اے ربِّ کریم! قیامت کے تپتے ہوئے میدان میں کہ جب سورج خوب بپھرا ہوا آگ برسا رہا ہو، آہ! ایسی جان گھلانے والی سخت کڑی دھوپ میں جبکہ بھیجے کَھول رہے ہوں، ہمارے اُس سیِّد و سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جن کا دھوپ میں سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کے عظیم الشان جھنڈے کا ہمیں سایہ عطا کرنا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اچھّائی، بُرائی کا پیشوا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کسی کو اپنا قائد، پیشوا اور لیڈر بنانے سے پہلے آخرت کے نَفع و نقصان کے تعلُّق سے خوب غور کر لینا چاہئے، جو خوش نصیب کسی خدا رسیدہ نیک بندے کو اپنا پیشوا بنائے گا اُس کی باتوں پر عمل کرے گا وہ بروزِ قِیامت اُسی کے ساتھ ہو گا اور جو

بدنصیب دنیا کی رنگینیوں میں بد مَست ہو کر، دولت و مَنصب کی ہَوَس کے سبب بُرے پیشوا(لیڈر) کے پھندے میں پھنس جائے گا اور دنیامیں اُس کی باتوں پر چلے گا تو محشر میں اُسی پیشوا(لیڈر) کے ساتھ ہو گا۔ ہم سبھی کو قِیامت کی رُسوائی سے ڈرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ''کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان'' صَفْحَہ 539 پر پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 71 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پ15، بنی اسرائیل:71)

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اُس امام کے ساتھ بُلائیں گے) جس کا وہ دُنیامیں اِتّباع (یعنی پیروی) کرتا تھا۔ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: اِس سے وہ امامِ زماں (یعنی اپنے دَور کا پیشوا) مُراد ہے جس کی دعوت پر دُنیامیں لوگ چلے، خواہ اُس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطِل کی۔ حاصِل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہو گی جس کے حکم پر دنیامیں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ فُلاں کے مُتَّبِعِین۔ (مُت۔تَ۔بِ۔عِین یعنی اِتّباع و پیروی کرنے والے) (تفسیر خزائنُ العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 71)

نیکی کے امام کا خوش انجام

جن خوش نصیبوں کو تبلیغ وارشاد اور نیکی کی دعوت کے حوالے سے دنیامیں منصبِ وجاہت ملا ہو گا اور انہوں نے بصدِ اخلاص خوش اُسلوبی کے ساتھ اپنی ذمّے داری نبھائی ہو گی اُن کے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اُن کا تعاون کرنے والے مخلصین کے آخرت میں خوب وارے نیارے ہوں گے۔ اِس ضمن میں ایک ایمان افروز روایت سنئے اور جھومئے

چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا کَعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیکی کے امام کو قِیامت میں لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اپنے پَرْوَرْدگار کے دربار میں حاضِری دو تو وہ حاضِری دے گا کہ درمیان سے حِجابات (یعنی پردے) اُٹھ جائیں گے، اُس کو جنّت میں جانے کا حکم ہو گا، وہ جنّت میں جا کر اپنی منزِل (یعنی مقام) اور بھلائی کے کاموں میں تعاوُن کرنے والے دوستوں کی منازِل (یعنی مقامات) دیکھے گا، اُس سے کہا جائے گا کہ یہ فُلاں کی منزِل ہے اور یہ فُلاں کی، تو وہ جنّت میں اُن تمام چیزوں کو دیکھے گا جو خود اِس کے لئے اور اِس کے دوستوں کے واسطے تیّار ہیں اور اپنی منزِل (یعنی مقام) ان سب (دوستوں کی منزِلوں) سے افضل پائے گا، پھر اسے جنّت کے حُلّوں (یعنی ملبوسات) سے ایک حُلّہ (یعنی لباس) پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر جنّت کے تاجوں میں سے ایک تاج رکھا جائے گا اور اس کا چہرہ چمکنا شُروع ہو گا یہاں تک کہ چاند جیسا ہو جائے گا، جو بھی اُسے دیکھے گا تو کہے گا: یااللہ! اسے ہم میں سے بنا دے یہاں تک کہ وہ اپنے اُن دوستوں کے پاس آئے گا جو خیر و بھلائی میں اس کا ساتھ دیا کرتے اور نیکی کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ انہیں کہے گا: اے فُلاں! خوش ہو جا جنّت میں اللہ پاک نے تیرے لئے ایسے ایسے اِنعامات تیّار کر رکھے ہیں، انہیں اس طرح کی خوشخبریاں سناتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے اپنے روشن چہرے ہی کی طرح اُن دوستوں کے چہرے بھی خوشی سے چمک اُٹھیں گے اور اس طرح سے لوگ انہیں چمکتے چہروں سے پہچانیں گے۔

(البدور السافرۃ، ص245)

پُر ضِیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا　　　شہ ضِیاءُ الدین پیرِ باصفا کے واسطے

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کیسٹ کے "ایک جُملے" نے دل پر ایسی چوٹ لگائی کہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! "دعوتِ اسلامی" کے مہکے مہکے "دینی ماحول" سے ہر دم وابستہ رہئے، اِسی دینی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں گناہوں سے توبہ کرکے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہوگئے، آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار گوش گُزار کی جاتی ہے، چُنانچِہ پنجاب (پاکستان) کے شہر چشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: نَمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدَین کوستانا وغیرہ وغیرہ گناہ ان کی زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو ان کو جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے ان کے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ وہ اِنٹر نیٹ کے غَلَط اِستِعمال کے گناہ میں بھی مُلوّث تھے۔ جینز (JEANS) کے سِوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہیں پہنتے تھے حتّٰی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر والِد صاحِب نے اُن کے لئے سُوٹ سِلوالیا لیکن انہوں نے اُسے پہننے سے اِنکار کردیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر اِسی لباس میں ملبوس ہوئے۔ فیشن کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ اُن کے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ان کی قریبی مسجِد میں جو نئے امام صاحِب تشریف لائے وہ خوش قسمتی سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے دینی ماحول سے وابستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے ان پر "اِنفِرادی کوشِش" کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دِلائی، امام صاحب کی "اِنفرادی کوشِش" کے سبب انہوں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرہی لی۔ ایک دن امام صاحب نے ان کے والِد صاحِب کو "دعوتِ اسلامی" کے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ "مُردے

www.dawateislami.net

کی بے بسی" تحفۃً دی۔ اللہ پاک کی رَحمت سے ایک رات اُس اسلامی بھائی کو یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اس بیان کی بَرَکت سے اُن کے دِل کی دُنیا زَیروزَبر ہونے لگی، خاص کر اِس "جُملے": "انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی۔" نے اُن کے دل میں انقِلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! انہوں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نُحوستوں سے پاک کر دیا اور "دعوتِ اسلامی" کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اِس "دینی ماحول" نے اُنہیں یکسر بدل کر رکھ دیا، انہوں نے اپنے چہرے پر پیارے پیارے آقا، مَکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارَک اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور سنّت کے مطابِق لباس زیبِ تن کر لیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! یہ بیان دیتے وقت وہ اسلامی بھائی یونیورسٹی کے ہوسٹل میں دعوتِ اسلامی کے شُعبۂ تعلیم کے ذِمّے دار کی حیثیت سے دینی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوشِشوں میں مصروف ہیں۔

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ سیہ کارو آؤ گنہ تم سے دے گا چھُڑا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مسجِد کا امام گویا عَلاقے کا بے تاج بادشاہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسجِد کے پیش امام اسلامی بھائی کی اِنفرادی کوشِش نے ایک ماڈَرن اور فیشن پرست نوجوان کو سنّتوں کا پیکر بنا دیا! مساجِد کے امام صاحِبان عام اسلامی بھائیوں کی نسبت عُمُوماً زیادہ بااثر ہوتے ہیں، خُصُوصاً خوش اَخلاق اور ملنسار امامِ مسجِد اُس عَلاقے کا گویا "بے تاج بادشاہ" ہوتا ہے، لوگ اُس کا بے حد احتِرام کرتے اور

اس کی بات دل و جان سے مانتے اور سر آنکھوں پر لیتے ہیں۔ اَئِمّہ (اَ-ام-مَ ء) کرام کی خدمت میں میری اِلتجاء ہے کہ وہ صِرف جمعۃُ المبارَک کے بیان ہی پر اکتفا نہ فرمائیں، موقع کی مُناسَبَت سے روزانہ ہی فیضانِ سُنّت کے درس کی ترکیب بنائیں، اور درس دینے والے "مُعلِّم" کی حوصلہ افزائی کیلئے اُس میں شرکَت فرمائیں، خوب "انفِرادی کوشِش" بڑھائیں، عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں اپنی شرکت یقینی بنائیں، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادت بھی پائیں، واقعی اگر امام صاحِب خود سفر کریں گے تو اِن شاءَ اللہ ان کی دیکھا دیکھی ان کے مُقتدی بھی بآسانی مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن جائیں گے۔ بَہَرحال ہر امامِ مسجِد کو اپنے اِس مَنصَبِ وَجاہَت سے "جائز فائدہ" اُٹھاتے ہوئے اپنے عَلاقے میں مَدَنی کاموں کی دھوم مچا کر سنّتوں کی بہاروں کا مَدَنی سماں کھڑا کر دینا چاہئے اور اپنے لئے ثوابِ آخرت کا خوب خوب ذخیرہ اکٹّھا کر لینا چاہئے۔ اپنے مُقتدیوں سے زیادہ بے تکلُّف بن کر اپنا وَقار خراب کرنے کے بجائے فالتو باتوں سے بچ کر انہیں سنّتوں بھرے مہکے مہکے مَدَنی پھول پیش کرتے رہنے میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ اِس ضِمن میں ایک نصیحت آموز حِکایت سماعت کیجئے چُنانچِہ

سات کیلئے سات کافی

حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَم رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ معظّم میں ایک شخص حاضِر ہو کر نصیحت کا طالِب ہوا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ﴿1﴾ اگر تُو رفیق چاہتا ہے تو اللہ پاک (کی یاد) تیرا رفیق (یعنی ساتھی) کافی ہے ﴿2﴾ ہمراہی چاہتا ہے تو "کِراماً کاتِبین" (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتے) تیرے لئے کافی ہیں ﴿3﴾ اگر عِبرت چاہتا ہے تو "دنیا کا فانی ہونا" عبرت کیلئے کافی ہے ﴿4﴾ اگر مُونِس و غمخوار درکار ہے تو "قرانِ کریم" کافی ہے ﴿5﴾ اگر شُغل (یعنی کام)

www.dawateislami.net

چاہئے تو ”عبادت“ کافی ہے ﴿6﴾ اگر واعِظ (یعنی نصیحت کرنے والا) چاہتا ہے تو ”موت“ کافی ہے۔ یہ چھ مَدَنی پھول عنایت کرنے کے بعد ساتویں نمبر پر ارشاد فرمایا: ﴿7﴾ یہ باتیں اگر تجھے پسند نہیں ہیں تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، الجزء الاوّل ص224) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

چُھپ کر بے حیائی کرنے والے کی غلط فہمی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، اگر اُن سے کوئی نصیحت کا طالِب ہوتا تو اُس کو آخرت میں کام آنے والے ”مَدَنی پھول“ عنایت فرمایا کرتے تھے۔ واقعی اگر سَفَر و حَضَر ہر جگہ یادِ الٰہی کا ساتھ ہو، ہر دم اِحساس ہو، ”اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔“ جیسا کہ پارہ 30 سورۃُ العَلَق کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ(۱۴)﴾ ”ترجَمۂ کنزُ الایمان: کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔“ تو پھر انسان گناہوں کے مُعاملے میں خوفزدہ اور چوکنّا رہتا ہے اور ظاہِراً اور خُفیۃً (یعنی پوشیدہ طور پر) اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانیوں سے بچتا ہے۔ جو لوگ اپنے ناقِص خیال میں چُھپ کر بُرائیاں کرتے ہیں اُن کو یہ بات خوب ذِہن نشین کر لینی چاہئے کہ جن خطاؤں کو یہ پوشیدہ سمجھ بیٹھے ہیں وہ سب کی سب بُرائیاں اور بے حیائیاں بدیاں لکھنے والا فِرِشتہ جانتا ہے اور لکھ بھی رہا ہے! اگر کسی بندے کو اِس بات کا کماحقُّہٗ اِحساس ہو جائے تو اُس کو اِس قَدَر شرمندگی اور نَدامت ہو کہ جی چاہے بس ابھی زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں! پارہ 26 سورۂ قٓ آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ ترجَمۂ کنز الایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں

عَتِیۡدٌ ﴿۱۸﴾ (پ26،ق:18) نکلتا کہ اُس کے پاس ایک مُحافِظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

پارہ 30 سورۃ الانفطار آیت نمبر 10 تا 12 میں ہے:

وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزّز لکھنے والے، کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پتا لگا کہ اعمال نامہ لکھنے والے فِرِشتے ہمارے چھپے اور ظاہِر عمل کو جانتے ہیں ورنہ تحریر کیسے کریں۔ (علم القرآن ص85) سبحانَ اللہ! جب اَعمال لکھنے والے فِرِشتے ہمارے چُھپے ہوئے اَعمال جانتے ہیں تو پھر تمام فِرِشتوں بلکہ جمیع مخلوقات کے سردار، مکّے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر اپنے غلاموں کے دلوں کے حالات کیوں نہ آشکار (یعنی ظاہر) ہوں گے! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں:

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے، نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص109)

مشکل الفاظ کے معانی: سرِ عرش: عرش کے اوپر۔ **ملکوت:** فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ **عیاں:** ظاہِر۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر ظاہِر نہ ہو۔

فِرِشتے کو رفیقِ سفر بنانے کا عمل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جسے دنیا کے بے وفا ہونے کا اِحساس ہو، ہر دم موت کا تصوُّر

بند ھا ہو، تِلاوت وعبادت اُس کا مَشْغَلہ ہو ذِکرودُرُود کا سلسلہ ہو تو دونوں جہانوں میں اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ مقیم ہو یا مسافر ہر ایک کو چاہیے کہ وہ فُضُول بک بک کے بجائے ذِکرودُرُود اور سنّتوں بھری پیاری پیاری باتوں میں اپنا وَقت گزارے۔ خُصُوصًا سفر سے مُتَعَلِّق ایک مَدَنی پھول قبول فرمایئے۔ چُنانچِہ مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت، مَنبعِ جُودو سخاوت، سراپا فضل و رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: جو شخص سفر کے دَوران اللہ پاک کی طرف توجُّہ رکھے اور اُس کے ذِکر میں مشغُول رہے، اُس کے لئے ایک فِرِشتہ محافظ (یعنی حفاظت کرنے والا) مُقرَّر ہو جاتا ہے اور جو (بے ہُودہ) شعروشاعری (یافُضُول باتوں) میں مصروف رہے تو اُس کے پیچھے ایک شیطان لگ جاتا ہے۔

(معجم کبیر، 17/324، حدیث: 895)

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیّدا کب تک دباتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش، ص157)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینا بھی جِہاد ہے

حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ معظَّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: (1) نیکی کا حکم دینا اور (2) بُرائی سے مَنع کرنا اور (3) صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (4) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کیے اور جس نے بُرائی سے مَنع کیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔

(حلیۃ الاولیاء، 5/11، رقم: 6130)

فاسِق کے "فِسق" سے نفرت ہونی چاہیے

حضرتِ سیّدُنا عبدُ العزیز دبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی فاسق مسلمان سے اس طرح نفرت نہیں کرنی چاہیے کہ اُس کی ذات ہی سے نفرت ہو جائے، ہاں! اُس کے غَلَط عمل اور ناجائز کام کو بُرا جاننا چاہیے۔ کیونکہ اُس کے یہ گناہ جو باعثِ نفرت ہیں عارِضی ہیں لیکن اُس کے دل میں موجود ایمان مُستقِل ہے۔ یہ خود ایک مومن ہے اور یہ ایسے اُمور ہیں جو مَحبَّت کو لازِم کرنے والے ہیں لہٰذا ان پاکیزہ خَصلتوں کی وجہ سے اُس کی ذات سے مَحبَّت ہونی چاہیے اور اس کے بُرے کاموں اور گناہوں سے نفرت ہونی چاہیے۔ (ابریز، ص478 ملخصاً)

فاسق کی صُحبت سخت نقصان دہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ ذِہن میں رہے کہ فاسِق کے فِسق سے نفرت رکھنی ہے اس کے معنیٰ ہرگز یہ نہیں کہ فاسِق کی صُحبت بھی اختیار کریں۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "غیبت کی تباہ کاریاں" (505 صفحات) صَفحہ 172 پر ہے: بُری صُحبتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے ورنہ آخرت تباہ ہو سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "شریعتِ مُطَہَّرہ نے نماز میں کوئی ذِکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں "صرف زَبان" سے لفظ نکالے جائیں اور معنیٰ مُراد نہ ہوں۔" (فتاوٰی رضویہ، 29/567) تو (اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس فرمان کی روشنی میں) آپ کی یاد دِہانی کیلئے عرض ہے کہ نَمازِ وتر میں آپ دعائے قُنوت تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں (یہ بھی) ہے: وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط یعنی "(یااللہ! ہم) الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرے۔" اگر آج سے پہلے معنیٰ معلوم نہیں تھے تو چلئے اب پتا چل گیا لہٰذا اپنے ربِّ کریم سے کئے جانے والے روز روز کے اِس وعدے کو اب عملی جامہ پہنا ہی دیجئے

www.dawateislami.net

اور نَماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگمانیوں، تہمتوں، غیبتوں، چغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلوَّث رہنے والوں فاسِقوں اور فاجِروں کی بیٹھکوں اور اُن کی صُحبتوں سے توبہ کر لیجئے۔ اور قراٰنِ کریم بھی ایسوں کی صُحبت سے مَنع فرماتا ہے، جیسا کہ پارہ 7 سورۃ الانعام آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیت مبارَکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافِرین، مُبتَدِعین یعنی گمراہ و بددِین اور فاسِقین ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ، ص388) "غیبت کی تباہ کاریاں" صَفحہ 173 پر ہے:

نیکی کی دعوت دینے کیلئے فاسِقوں کے پاس جانا جائز ہے

جو اسلامی بھائی مُتَّقِی پرہیز گار ہو، وہ بھی یاری دوستی میں نہیں بلکہ صِرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قراٰن، "کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان" صَفحہ 260 پر پارہ 7 سورۃ الانعام آیت نمبر 69 میں ربُّ العِباد ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور پرہیز گاروں پر اُن کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

حضرتِ صدرُالاُفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ خَزائنُ العِرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: "اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پَند و نصیحت اور

www.dawateislami.net

اظہارِ حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔“

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب نیکی کی دعوت کا مضمون یہاں ختم ہوا۔ درج ذیل سوالات امیرِ اہلِ سنّت کے ملفوظات سے لیے گئے ہیں جنہیں موضوع کی مناسبت سے یہاں شامل کیا جارہا ہے۔

اللہ پاک کو اُوپر والا کہنا کیسا؟

سُوال: ”کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ”اللہ پاک اُوپر ہے““؟

جواب: اللہ پاک جگہ سے پاک ہے لہٰذا یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ پاک اُوپر ہے یا نیچے ہے یا دائیں یا بائیں ہے۔(بہارِ شریعت،1/19، حصہ:1 ماخوذاً) بعض لوگ بولتے ہیں کہ اللہ پاک آسمان پر رہتا ہے اور کوئی بولتا ہے کہ عرش پر رہتا ہے حالانکہ اللہ پاک کے لیے کوئی مکان یعنی ٹھہرنے، قیام کرنے اور رُکنے کی جگہ ہو ایسا کوئی مُعاملہ نہیں ہے۔ اللہ پاک کا کوئی بدن نہیں اور وہ جِسم و جِسمانیت سے پاک ہے۔(در مختار،2/358 ماخوذاً) یہ کہنا کہ اللہ پاک اُوپر ہے اسے عُلَمانے کفر لکھا ہے۔(بحر الرائق،5/203) اللہ پاک کی ذات کے تعلق سے اِس طرح کے مَسائل سمجھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب“ کا مُطالعہ کیجیے اِن شاءَ اللہ آپ کا اِیمان تازہ ہو جائے گا اور آپ کو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ایسے کُفریات کا پتا چل جائے گا جو آج کل لوگوں میں رائج ہیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:31، ص7)

گُماں سے گزرے گزرنے والے

سُوال: آپ نے فرمایا ہے کہ ”اللہ پاک کو اوپر والا یا اللہ پاک عرش پر ہے“ یہ نہیں کہنا چاہیے جبکہ ہم نے سُنا ہے مِعراج کی رات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عرش پر اللہ پاک سے مُلاقات کے لیے تشریف لے گئے اور عرش اوپر ہی ہے تو اس کا کیا مَطلب ہے؟

www.dawateislami.net

(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک سے مُلاقات کے لیے عرش پر گئے یہ عوام کی بات ہے۔ یہ دُرُست ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عرش پر گئے مگر اللہ پاک کا دِیدار کہاں ہوا اِس کا تذکرہ نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

خِرَد سے کہہ دو کہ سر جُھکا لے، گماں سے گُزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے، کسے بتائے کِدھر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص235)

خِرَد کا معنیٰ ہے عقل اور سمجھ، گمان یعنی خیال، جہت کا معنیٰ ہے سمت یا ڈائریکشن۔ شعر کا مطلب یہ ہوا کہ عقل سے کہہ دو کہ اب ہتھیار ڈال دے سوچے نہیں کیونکہ گزرنے والے خیال سے بھی وَراءُالوریٰ ہو گئے ہیں، بلکہ یہاں خود جہت اور سمت کو بھی لالے پڑے ہیں نہ اوپر نہ نیچے نہ دائیں نہ بائیں۔ اِس طرح پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کی زیارت سے مُشَرَّف ہوئے ہیں۔ کس طرح دیکھا؟ یا کیسے دیکھا؟ یہ باتیں سوچنے کی نہیں بلکہ مان لینے کی ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 31، ص8)

سُوال: ان اَشعار کی وضاحت فرما دیجئے۔ (نگرانِ شوریٰ حاجی ابوحامد محمد عمران عطاری کا سُوال)

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دُھومیں مچیں وہ مؤمن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

(حدائقِ بخشش، ص53، 54)

www.dawateislami.net

جواب: ان اَشعار کی وضاحت یہ ہے کہ ”یا اللہ! تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا واسطہ! ہم پر ایسا کرم ہو جائے کہ جب ہم دنیا سے جائیں تو تیرے گواہ یہ نہ کہیں کہ نافرمان دنیا سے گیا، بلکہ فرشتے خوشی منائیں کہ ایک نیک بندہ ہمارے پاس آیا اور دنیا والے افسوس کریں کہ ایک نیک بندہ ہم سے بچھڑ گیا۔“ یہاں شاہد سے یا تو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ بابَرَکت مُراد ہے، کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نام شاہد بھی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم کی ایک آیتِ مُبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تین اَلقابات ”شَاہِد، مُبَشِّر، اور نَذِیر“ ذکر کئے گئے ہیں۔[1] یا شاہد سے مُراد مومنین ہیں۔یعنی جب میں مروں تو مسلمان یہ نہ کہیں کہ وہ فاجِر گیا۔ میرا زیادہ رُجحان بھی اسی طرف ہے کہ یہاں مسلمان مُراد ہیں، کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو رحمت فرمانے والے اور اپنے غلاموں کے عُیوب چُھپانے والے ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تو اللہ کی عطا سے اس بات کا بھی علم ہے کہ کون فاجر ہے! اور کون مُتّقی ہے! (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:246، ص8)

عرش کا سایہ دِلانے والا عمل

سوال: کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے سبب عرش کا سایہ ملے؟

جواب: احادیثِ مبارکہ میں قرض دار کو مہلت دینے یا قرضہ معاف کرنے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے، اللہ پاک اسے اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن عرش کے سائے کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“ (ترمذی، 3/52، حدیث:1310) ایک اور روایت ہے: ”جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا

---

1 ... ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا﴾ (پ22، الاحزاب:45) ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

www.dawateislami.net

قرض معاف کر دیا اللہ پاک اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔"

(مسند امام احمد، 8/367، حدیث:22622)(ملفوظات امیرِ اہلِ سنّت، قسط:248، ص2)

"عرشِ اعظم پہ رب" والا شعر پڑھنا کیسا؟

سُوال: یہ شِعر دُرُست ہے یا نہیں؟

عرشِ اعظم پہ رب سبز گنبد میں تم　　کیوں کہوں میرا کوئی سہارا نہیں
میں مدینے سے لیکن بہُت دُور ہوں　　یہ خَلِش میرے دل کو گوارا نہیں

جواب: اِس شِعر کے ابتِدائی الفاظ "عرشِ اعظم پہ رب" میں بظاہِر مَعاذَاللہ عرشِ اعظم پر اللہ پاک کا مکان مانا گیا ہے اور اللہ پاک کیلئے مکان ماننا کُفرِ لُزومی ہے۔ اگر اِس شِعر کی ابتِدا میں "عرشِ اعظم کا رب" پڑھیں تو شعر شرعی گرفت سے نکل جائے گا۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص242)

فہرس

دین کا قطبِ اعظم 1
عَرش کا سایہ ملے گا 1
سورج ایک میل پر ہوگا........................ 2
اچھائی، بُرائی کا پیشوا........................ 3
نیکی کے امام کا خوش انجام 4
"ایک جُملے" نے دل پر ایسی چوٹ لگائی کہ ... 6
مسجِد کا امام گویا علاقے کا بے تاج بادشاہ...... 7
سات کیلئے سات کافی........................ 8
چُھپ کر بے حیائی کرنے والے کی غلط فہمی .. 9
فِرِشتے کو رفیقِ سفر بنانے کا عمل 10
نیکی کی دعوت دینا بھی جِہاد ہے............ 11
فاسِق کے "فِسق" سے نفرت ہونی چاہئے 12
فاسِق کی صحبت سخت نقصان دہ ہے.......... 12
نیکی کی دعوت دینے کیلئے فاسِقوں کے پاس جانا 13
اللہ پاک کو اُوپر والا کہنا کیسا؟................ 14
گُماں سے گزرے گزرنے والے............ 14
عرش کا سایہ دلانے والا عمل 16
"عرشِ اعظم پہ رب" والا شعر پڑھنا کیسا؟... 17

تنگدست مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے کسی تنگدست مقروض کو مہلت دی یا اس کا (کچھ حصہ) قرض معاف کر دیا، اللہ پاک اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اس دن جب عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(ترمذی، 3/52، حدیث: 1310)

978-969-722-256-8
01082259

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net